رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۹۳

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہارشنبہ

تبوک ۱۳۲۱ ہش | ۲۷ شعبان ۱۳۶۱ھ | ۹ ماہ ستمبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۱۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کمر درد کی تکلیف سے اب نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو ضعف اور سر درد کی شکایت ہے حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائی جائے۔

سیدہ ام ناصر احمد صاحب حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے بخار میں اب کمی ہے صحت کاملہ کے لئے دُعاؤں کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔

جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب جب پالم پور سے واپس تشریف لائے ہیں۔ آپ کی طبیعت کسی قدر ناساز رہتی ہے۔ کل رات آپ کو بخار ہو گیا۔ اس وقت بھی طبیعت ناساز ہے۔ اضطراب اور بے چینی کی شکایت بھی پائی جاتی ہے۔ احباب دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ جناب ڈاکٹر صاحب کو صحت عطا فرمائے۔

مسجد قادیان ــــــ ۲۷ ماہ شعبان ۱۳۶۱ھ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

شادی کے موقعہ پر دعوت

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

”الفضل“ میں کچھ عرصہ سے شادی کی تقریبوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ الفاظ ہوتے ہیں۔ کہ فلاں شخص نے شادی کے موقعہ پر چائے کی دعوت دی۔ اس قسم کی عبارت پہلے نہیں ہوا کرتی تھی۔ یہ صرف کچھ مدت سے شائع ہونی شروع ہوئی اور شائد کسی بدعت کی بنیاد ڈالی جا رہی ہے۔ واقعہ صرف یہ ہے۔ کہ لڑکی والے بعض اپنے دوستوں کو دُعا، اور خوشی میں شمولیت کے لئے جمع کر لیتے ہیں اور بلاوے میں صرف اتنا لکھتے ہیں۔ کہ ”ہماری لڑکی کی شادی ہے۔ آپ بھی اس تقریب میں شامل ہوں۔ اور دُعا میں حصہ لیں“ یا اسی قسم کے اور الفاظ ہوتے ہیں اسی سلسلہ میں چونکہ برات آئی ہوئی ہوتی ہے۔ ان کے اعزاز میں کچھ کھانے کی چیزیں رکھی جاتی ہیں۔ تو یہ مدعو مہمان بھی اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ سادہ طور پر کوئی ہلکا سا ناشتہ اس موقعہ پر مہمانوں کے پیش کر دینا بُری بات نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایسے موقعہ پر دودھ وغیرہ پیش کیا ہے۔ اور ہم لوگ بھی ایسے موقعہ پر چائے یا لیمونیڈ اور کچھ ناشتہ پیش کر دیتے ہیں۔ لیکن اس تقریب کو یہ رنگ دینا کہ وُہ ایک باقاعدہ چائے کی دعوت تھی۔ ایک بدعت کا قیام ہے جس کی تردید کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں اور میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی۔ کہ ”الفضل“ نے سابق رویہ کے خلاف اس امر پر کیوں زور دینا شروع کیا ہے۔ اور ایک ہلکے ناشتے کے پیش کرنے کو جو پہلے ایک ضمنی چیز سمجھی جاتی تھی اب ایک باقاعدہ دعوت کی تقریب کیوں قرار دیا جانے لگا ہے۔

نیز مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ”الفضل“ میں گزشتہ ایام میں ایک خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ کسی صاحب نے اپنی لڑکی کی شادی کی تقریب پر قادیان کے دوستوں کو باقاعدہ کھانے کی دعوت دی۔ یہ ایک ناجائز فعل تھا جس نے دعوت دی اس نے بھی غلطی کی جو شامل ہوئے انہوں نے بھی غلطی کی۔ ”الفضل“ نے اس خبر کو شائع کر کے ایک غلط امر کی تائید کی۔ اور اس کی اشاعت میں حصہ لینے کا گناہ کیا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اس قسم کی دعوت کو خلاف شریعت قرار دیا کرتے تھے میرے اپنے علم کے رُو سے خواہ یہ خلاف شریعت نہ ہو۔ مگر خلاف منشائے شریعت ضرور ہے اور احمدی احباب کو اس قسم کی حرکات سے بچنا چاہیئے۔ اور ”الفضل“ کے عملہ کو مندرجہ اول مضامین کے لکھنے کی طرف توجہ رکھنی چاہیئے۔ افتاء کو اپنے ہاتھ میں لینا نہ چاہیئے۔ براہ راست فتوے سے بصورت خبر فتویٰ زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی (۸ ستمبر ۱۹۴۲ء)

مسلمانوں کے تاریک مستقبل کے لئے روشنی

کس قدر رنج اور افسوس کا مقام ہے کہ وُہ اُمت جسے خدا تعالیٰ نے خیر امۃ کا لقب عطا کر کے دوسروں کو ناکامیوں، اور نامرادیوں سے بچانے اور دین و دُنیا میں ترقی کے اعلےٰ مدارج پر پہونچانے کے لئے پیدا کیا۔ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَامُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ وُہ جماعت جسے خدا تعالیٰ نے اسلام جیسا کامل دین عطا کر کے ایک طرف اپنی نعمت کے اتمام کی بشارت دی اور دوسری طرف ایسا دین عطا کرنے کا ذکر کیا۔ جو سلامتی ہی سلامتی کا دین ہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ آج اسی امت اور جماعت کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے والے نہایت مایوسی اور ناامیدی کے عالم میں اپنے متعلق نہ صرف یہ کہ رہے ہیں۔ کہ ان کی حالت دُنیا کی تمام قوموں سے بدتر ہو چکی ہے۔ بلکہ یہ بھی چلا رہے ہیں۔ کہ انہیں اپنا مستقبل نہایت تاریک نظر آ رہا ہے۔

دُنیا میں قوموں پر تغیرات آتے ہیں۔ اور لیس للانسان الا ما سعیٰ کے ماتحت اچھے تغیرات بھی آتے ہیں اور بُرے بھی۔ لیکن جو قوم اچھے تغیر کے وقت اپنے مستقبل کی فکر نہیں کرتی۔ اور میدانِ زندگی میں اپنے قدم روز بروز مضبوط کرنے کی کوشش نہیں کرتی۔ وُہ گر جاتی ہے۔ اور گری ہوئی قوم اگر مایوسی کا شکار ہو جائے۔ اسے اپنے اٹھنے کی کوئی امید باقی نہ رہے۔ اور اپنے مستقبل میں روشنی کی کوئی شعاع نظر نہ آئے۔ تو اس کا اٹھنا محال ہو جاتا ہے۔ افسوس آج مسلمانوں کی یہی حالت ہو چکی ہے۔ یہ ہم ہی نہیں کہتے۔ وُہ خود بھی کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ احراری اخبار ”زمزم“ میں ایک سلسلہ مضمون اس موضوع پر لکھا گیا ہے۔ کہ: ”مسلمانوں کا تاریک مستقبل“ اور اس کا خاتمہ اس سوال و جواب پر کیا گیا ہے۔ کہ:-

”کیا کوئی ایسی صورت یا صورتیں ہیں۔ جن سے مسلمان قوم کا دوبارہ احیاء ہو سکے۔ وُہ پھر اپنی خرابیاں دور کر کے اپنی حالت سدھار سکیں۔ اور پھر اقوام عالم کے مقابلہ میں وہ سربلند و ممتاز ہو سکیں۔ جواب یہ ہے۔ کہ اگر قوم میں اپنی حالت سدھارنے کا احساس ہو۔ تو کیا کچھ نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر اس میں احساس نہیں۔ تو سوالات و جوابات دونوں عبث ہیں“

یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ جو لوگ مسلمانوں کے مستقبل کو تاریک قرار دے رہے ہیں وُہ حق بجانب ہیں۔ مستقبل تاریک نظر آنے کی ایک بہت بڑی وجہ یہ ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل احباب حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

399	Sara Salt Pond west Africa	432	Usman Salt Pond west Africa
400	Kareem 〃	433	Abdul Hameed 〃
401	Alhasan 〃	434	Ayesha 〃
402	Mohamad 〃	435	Hajira 〃
403	Abdul Rahman	436	Mohammad 〃
404	Abdal Hakeem 〃	437	Fatima 〃
405	Hajira 〃	438	Ahmad 〃
406	Ayesha	439	Hajira 〃
407	Ibrahim 〃	440	Sara 〃
408	Abdullah 〃	441	Yahya 〃
409	Hawa 〃	442	Hawa 〃
410	Abu Bekr 〃	443	Musa 〃
411	Yaqub 〃	444	Maryam 〃
412	Asian 〃	445	Abdullah 〃
413	Hamna 〃	446	Nooruddin 〃
414	Habeeba 〃	447	Hakeem 〃
415	Yaqub 〃	448	Fatima 〃
416	Hawa 〃	449	Maryam 〃
417	Dawood 〃	450	Ayyub 〃
418	Hawa 〃	451	Khadijah 〃
419	Bakar 〃	452	Amna 〃
420	Mohammad 〃	453	Haleema 〃
421	Hajira 〃	454	Fatima 〃
422	Ahmad 〃	455	Maryam 〃
423	Salih 〃	456	Lateef 〃
424	Omar 〃	457	Ayesha 〃
425	Saeed 〃	458	Hawa 〃
426	Sakeena 〃	459	Abdullah 〃
427	Musa 〃	460	Saleema 〃
428	Hawa 〃	461	Sera 〃
429	Nuh 〃	462	Adam 〃
430	Hameeda 〃	463	Usman 〃
431	Abdul Karim 〃	464	Jibraeel 〃

جس کا اس مضمون میں بھی ذکر کیا گیا ہے کہ دینی راہ نماؤں نے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی۔ کہ ہاتھ پاؤں توڑ کر امام مہدی کی آمد کے منتظر رہیں۔ اور ان کے متعلق کبھی نہ پوری ہونے والی امیدیں دلائیں۔ جو سب کی سب ناامیدی اور ناکامی سے بدل گئیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"ہمارے دینی رہنماؤں نے کم تر لیس للانسان الا ما سعیٰ کی طرف زور دیا۔ اور زیادہ تر وعدہ خداوندی اور نزول مہدی کی طرف اشارہ اور ہدایت کر کے خاموش ہوتے رہے۔"

وعدہ خداوندی سچا اور نزول مہدی برحق لیکن اس بارے میں جو خیالی پلاؤ پکائے گئے۔ تمام دنیا کو مسلمان بنا لینے یا تہ تیغ کر دینے کے قصے گھڑے گئے۔ تمام دنیا کے مال و منال مسلمانوں کے حوالے کر دینے کی بے بنیاد امیدیں باندھی گئیں انہوں نے مسلمانوں کو مفلوج بنا دیا۔ اور آج یہ حالت ہے۔ کہ انہیں اپنے مستقبل میں سوائے تاریکی کے اور کچھ نظر نہیں آرہا۔ ایسی حالت میں ہم نہائت درد دل سے یہ گزارش کریں گے۔ کہ برائے خدا مسلمان ان وہمی اور خیالی باتوں کے چکر سے اپنے آپ کو نکالیں علی دنیا میں آئیں اور امام مہدی کی جماعت میں داخل ہو جائیں اتنے سے تغیر کے ساتھ انہیں اپنا مستقبل نہائت روشن اور شاندار نظر آنے لگ جائیگا جیسا کہ ہر احمدی کو نظر آرہا ہے۔ اور انشاء اللہ ایک دن مسلمان اقوام عالم کے مقابلہ میں سربلند و ممتاز ہو جائیں گے۔

داخلہ درجہ ثالثہ جامعہ احمدیہ

درجہ ثالثہ جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے والے طلباء کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ داخلہ کے لئے درخواستوں کی آخری تاریخ ۱۳ اتبوک ۱۳۲۱ ہش مقرر ہوئی ہے۔ درخواستیں اس دن ۵½ بجے شام تک دفتر میں پہونچ جانی چاہئیں۔ داخلہ کے لئے امیدوار کا جامعہ احمدیہ کا مولوی فاضل پاس ہونا ضروری ہے۔ درخواست کنندگان کو ایک بورڈ کے سامنے پیش ہونا ہوگا۔ انٹرویو کی تاریخ کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

اعلان اخراج از جماعت و مقاطعہ

ڈاکٹر امۃ الحفیظ بیگم بنت ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب احمدی کامپٹی (ناگپور) نے از خود بلا رضامندی والدین ایک غیر احمدی ڈاکٹر حبیب الرحمٰن خان صاحب متعینہ میو ہسپتال ناگپور سے اپنی شادی تجویز کی تھی۔ جس سے ان کو روکا گیا تھا۔ اور بتا دیا گیا تھا۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف ان غیر احمدی ڈاکٹر صاحب سے شادی کی۔ تو ان کو جماعت سے خارج کر دیا جائے گا۔ لیکن انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم اور نظام سلسلہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے انہی غیر احمدی ڈاکٹر سے شادی کر لی ہے۔ اس پر ان کا معاملہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش ہونے پر حضور نے ڈاکٹر امۃ الحفیظ بیگم کو اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سزا دی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ اور ان سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔ (ناظر امور عامہ)

محلہ جات قادیان کے حساب چندہ کی پڑتال

چودھری فیض احمد صاحب انسپکٹر بیت المال کو کچھ دنوں کے لئے قادیان کے محلہ جات کی مقامی انجمنوں کے حسابات کی پڑتال کرنے کے کام پر لگایا گیا ہے۔ عہدہ داران متعلقہ سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ ان کے ساتھ تعاون کر کے ان کے کام میں سہولیت بہم پہونچائیں گے۔ (ناظر بیت المال)

خدام الاحمدیہ کی تنظیم ایسی ہونی چاہیئے کہ ہر شخص حکم کے ملنے پر فوراً اس کی تعمیل کے لئے کھڑا ہو جائے (صدر مجلس خدام الاحمدیہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

درس الحدیث — از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

انصار سے محبت

حدیث:۔ حضرت انس رضؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایۃ الایمان حب الانصار وایۃ النفاق بغض الانصار۔

ترجمہ:۔ ایمان کی نشانی انصار سے محبت اور نفاق کی نشانی انصار سے بغض رکھنا ہے۔

جب ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لائے۔ اور آپ سے محبت کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ تو ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم ان لوگوں سے بھی محبت کریں۔ جنہوں نے آپ کو تکلیف کے وقت ہر قسم کی امداد بہم پہونچائی۔ اپنی جانیں اور مال حضور پر نثار کردیئے۔ خود قرآن مجید انکے متعلق اس بات کی گواہی دیتا ہے۔ چنانچہ فرمایا والذین اٰووا ونصروا۔ پس ہمارا انصار سے محبت کرنا خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ محبت کرنے کے مترادف ہے۔

اس کی مثال یوں ذہن نشین کرنی چاہیئے کہ کسی عورت کا اکلوتا بیٹا پانی میں ڈوبنے لگے۔ اور ایک ناواقف شخص اس کو نکال لائے۔ تو وہ عورت اس شخص کی ساری عمر کے لئے ممنونِ احسان ہوجائے گی۔ اور ہر ممکن خاطر داری اس کی کرے گی۔ یہ اس کا ثبوت ہوگا۔ کہ عورت کو اپنے بیٹے سے واقعی محبت ہے۔

انصار مدینہ نے مہاجرین کی مہمانی اور ہمدردی کا جو حق ادا کیا۔ دُنیا کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجلس میں تشریف فرما تھے۔ کہ ایک فاقہ زدہ شخص آیا۔ اور کھانے کی درخواست کی۔ آپ نے گھر سے دریافت کیا۔ تو جواب آیا۔ صرف پانی ہے آپ نے صحابہ کو مخاطب کرکے فرمایا۔ کوئی ہے جو آج اس شخص کو اپنا مہمان بنائے۔ ایک صحابی ابوطلحہ رضؓ نے کہا۔ یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ اور اس کو اپنے گھر لے گئے۔ لیکن وہاں کچھ نہ تھا۔ بیوی نے کہا صرف بچوں کا کھانا موجود ہے۔ انہوں نے کہا۔ چراغ گل کردو۔ اور وہی کھانا مہمان کے آگے رکھدو۔ صحابی۔ ان کی بیوی اور مہمان تینوں کھانے پر اکٹھے بیٹھے۔ میاں بیوی بھوکے بیٹھے رہے۔ اور اس طرح ہاتھ چلاتے رہے کہ گویا کھانا کھا رہے ہیں۔ مگر کچھ نہ کھایا۔ اور مہمان سیر ہوگیا۔ اسی واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ویؤثرون علےٰ انفسھم ولوکان بھم خصاصۃ یعنی گو ان کو (انصار) خود تنگی ہو۔ تاہم اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں۔

دیکھو اس چھوٹے سے واقعہ کو خدا تعالےٰ نے قیامت تک یادگار بنادیا۔

ایک دفعہ ایک تابعی جو نہایت عالم اور متقی تھے۔ ایک صحابی رضؓ کے ساتھ سفر میں شریک ہوئے۔ صحابی رضؓ علم، اور تقوےٰ کے لحاظ سے تابعی سے کم درجہ پر تھے۔ لیکن تابعی نے سفر میں اپنے ہم سفر صحابی رضؓ کی بہت خدمت کی۔ اور ہر طرح کا آرام پہونچایا۔ جس کو انہوں نے بہت محسوس کیا۔ اور تابعی سے کہا کہ تم میری اتنی خاطر تواضع کیوں کرتے ہو۔ تابعی نے جواب دیا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی تھی۔

پس انصار اور مہاجرین، نیز حضورؐ کے اہل بیت کے ساتھ محبت رکھنا۔ اس بات کی علامت ہے۔ کہ ہمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے۔ اور جو شخص حضور کے صحابہ اور اہل بیت کے متعلق اپنے دل میں بغض وکینہ کو جگہ دیتا ہے اس کے نفاق میں کسی قسم کا شک نہیں رہ جاتا۔

رمضان کے روزے

حدیث: عن ابی ھریرۃ انّ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان ایمانًا واحتسابًا غفرلہ ما تقدم من ذنبہ۔

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہے۔ فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ جس شخص نے رمضان کے روزے ایماندار ہوتے ہوئے۔ اور خدا کی رضاجوئی کی خاطر رکھے۔ اس کے گزشتہ گناہوں کو خدا معاف کردیتا ہے۔ ایمان کا مقتضا یہ ہے۔ کہ انسان خدا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکام اور سنت پر عمل پیرا ہو۔ اور ان احکام کے بجالانے میں لطف محسوس کرے۔ جس طرح مختلف احکام گزشتہ حدیثوں میں وارد ہوچکے ہیں۔ کہ ان کو بجالانا ایمان کے تقاضا میں سے ہے۔ اسی طرح اس حدیث میں رمضان کے روزوں کے متعلق وارد ہوا ہے۔ بات یہ ہے کہ جب تک محبوب کا کہا نہ مانا جائے۔ محبوب راضی نہیں ہوتا۔ اور جو محبوب کا کہا مانتے ہیں۔ انہیں ہر ایسی بات میں لطف آتا ہے۔ اسی طرح جو خدا تعالےٰ کے لئے روزے رکھتے ہیں۔ انہیں بھوک میں ہی لذت محسوس ہوتی ہے۔

جب ہم یہ یقین پیدا کرلیں۔ کہ خدا روزوں سے خوش ہوتا ہے۔ تو ہمارا ایمان تقاضا کرے گا۔ کہ ہم خدا کو راضی کرنے کے لئے بھوک، پیاس برداشت کرلیں۔

گناہوں کی بخشش کے دو طریقے ہیں جو کہ قرآن مجید سے ثابت ہیں۔ ایک تو بہ ہے۔ جو کہ دو باتوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ اول یہ کہ انسان اپنے صادر شدہ گناہوں کو یاد کرکے نادم وپشیمان ہو اگر اس نے آج سے دس سال قبل کسی کو گالی دی ہو۔ تو اس کو بھی یاد کرکے نادم پشیمان ہوا کرے۔ کہ میں نے کیسی نالائق حرکت کی تھی۔ دوم یہ کہ عہد کرے کہ آئندہ اس کام کے نزدیک نہیں جاؤنگا اگر کوئی شخص ان باتوں میں سے کسی ایک کو چھوڑے گا۔ تو اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ وہ مذاہب (مثلاً عیسائی، آریہ وغیرہ) جن کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ گناہ کی سزا ضرور مل کر رہے گی۔ اور توبہ کے قائل نہیں۔ وہ یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اسلام بھی کیسا مذہب ہے۔ کہ انسان کے مونہہ سے توبہ کہہ دینے سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ مگر ان کا یہ اعتراض فطرت انسانی، اور خدا کی مغفرت کے بالکل برعکس ہے۔ جب ہم روز وشب دُنیا میں دیکھتے ہیں۔ کہ بنی نوع انسان ایک دُوسرے کی غلطیوں کو معافی مانگنے پر معاف کردیتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ جو اھل المغفرہ، اور قابل التوب ہے۔ وہ کیوں نہ اپنے بندوں کے توبہ کرنے پر گناہ بخشے۔ توبہ تو انتہائی سزا ہے۔ کیونکہ توبہ کے بعد انسان کو گناہوں سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ تبھی توبہ قبول ہوسکے گی۔

دوسری بات جو گناہوں کا کفارہ ہوسکتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ انسان ان الحسنات یذھبن السیّاٰت کو مدنظر رکھے۔ مثلاً اگر اس سے کوئی غلطی ہوگئی ہو۔ تو اس کے برعکس کوئی نیکی بجالائے۔ اس طرح اس کی غلطی کا کفارہ ادا ہوجائے گا۔ ایک شخص کسی کو گالی دیتا ہے۔ اس نے نہایت نالائق حرکت کی۔ اور وہ خود بعد میں اپنی اس حرکت پر نادم وپشیمان ہو۔ تو چاہیئے کہ وہ جس کو اس نے گالی دی۔ اس کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئے۔ اس سے معافی مانگے۔ اس کی خدمت کرے وغیرہ وغیرہ۔ اس کا نتیجہ اور فطرت انسانی بھی یہی ہے۔ کہ وہ شخص اس کے اس طرز عمل کو دیکھ کر اپنے دل سے اس کی گالی کو محو کردے گا۔ کیا خدا اس بات پر قادر نہیں۔ جبکہ وہ اھل المغفرہ اور قابل التوب ہے۔ کہ وہ اپنے بندوں کے گناہوں کو ان کے معافی مانگنے پر اور اس کی رضامندی حاصل کرنے والے کام کرنے پر معاف کردے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ رمضان کے روزوں کو موجب ثواب سمجھنے۔ اور خلوص نیت (ایمان) کے ساتھ رکھنے پر خدا تعالےٰ گزشتہ گناہ معاف کردیتا ہے۔ اور یہی خدا کی شان کے شایاں ہے۔

خاکسار شیخ غلام مجتبےٰ۔ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

استعارات کو حقیقت پر محمول نہیں کیا جاسکتا

دنیا کی ہر زبان میں استعارات کا استعمال نظر آتا ہے۔ اور درحقیقت استعارات زبان کی فصاحت اور عمدگی کا ایک نشان ہوتے ہیں۔ مگر وہ لوگ جو ظاہر بین ہوتے ہیں۔ جو حقیقت کی بجائے الفاظ کو ان کے ظاہری معنوں پر محمول کرتے ہیں وہ بسا اوقات استعارات کو بھی ظاہر پر محمول کر لیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ کلام کا اصل مفہوم ان پر ظاہر نہیں ہوتا۔ اور وہ دھوکا کھا کر عجیب وغریب خیالات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ دنیا کی ہر قوم میں پائے جاتے ہیں۔ جو استعارہ اور مجاز کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے اور بدقسمتی سے مسلمانوں میں بھی ایک عنصر ایسا پایا جاتا ہے۔ جو اس فرق کو ملحوظ نہیں رکھتا۔ اور وہ معانی تک پہونچنے کی بجائے ظاہری الفاظ تک اپنی نظر کو محدود رکھتا ہے۔ جس کا طبعی نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ وہ صحیح بات کے سمجھنے سے محروم رہتا ہے۔

قرآن کریم جو اللہ تعالےٰ کی آخری شرعی کتاب ہے۔ اس میں بھی بعض جگہ استعارات سے کام لیا گیا ہے۔ جو لوگ سمجھدار ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ استعارات کو ظاہر پر محمول نہیں کیا جاسکتا۔ وہ تو ٹھوکر نہیں کھاتے مگر موخر الذکر لوگ اس قسم کی آیات کے معنی کرتے وقت صراط مستقیم سے بہت دور جا پڑتے ہیں۔ اس کی ایک موٹی مثال یہ ہے کہ قرآن کریم میں ایک جگہ حضرت مسیح ناصری کے یہ الفاظ درج ہیں کہ واحی الموتیٰ باذن اللہ (آل عمران پ ۳) میں اللہ تعالےٰ کے اذن سے مردوں کو زندہ کرتا ہوں۔ دوسری جگہ اللہ تعالےٰ حضرت مسیح سے فرماتا ہے واذ تخرج الموتیٰ باذنی (مائدہ آخر) تو میرے حکم سے مردوں کو زندہ کرتا اور قبروں سے نکالتا تھا۔ ان الفاظ سے وہ لوگ جو استعارہ کو حقیقت پر محمول کر لینے کے عادی ہیں یہ استدلال کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح جسمانی مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ حالانکہ قرآن کریم کی متعدد آیات اس امر کو واضح کرتی ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے سوا اور کوئی زندہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ مگر چونکہ احیاء اور اموات کے الفاظ انہیں نظر آگئے۔ اس لئے انہوں نے حقیقت سے آنکھیں بند کر کے ان الفاظ کو ظاہر پر محمول کرنا شروع کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ رفتہ رفتہ اسلام کے ضعف اور عیسائیت کی تقویت کا باعث بن گئے۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم نے اموات کا لفظ کئی مقامات پر روحانی مردوں کے لئے استعمال کیا ہے۔ کیونکہ مذہبی نقطہ نگاہ سے دراصل مردہ وہی ہے۔ جو روحانی لحاظ سے مردہ ہے۔ اگر کوئی شخص روحانی لحاظ سے مردہ نہیں۔ مگر جسمانی لحاظ سے اس پر موت وارد ہو چکی ہے تو گو ہم اسے ظاہری طور پر مردہ ہی کہیں گے۔ لیکن درحقیقت وہ مردہ نہیں بلکہ ابدی حیات کا وارث ہوتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ایک شخص خواہ چل پھر رہا ہو۔ اگر روحانیت اس میں موجود نہیں۔ دین سے کوسوں دور ہے۔ اللہ اور رسول کی اس کے دل میں کوئی محبت اور چاہت نہیں تو وہ مردہ ہے۔ کیونکہ ابدی زندگی کے لئے اس نے کوئی سامان نہیں کیا۔ پس مردہ وہی ہے جس کی روح مردہ ہے۔ اور زندہ وہی ہے۔ جس کی روح زندہ ہے۔ ان معنوں کی قرآن کریم کی جن آیات سے تصدیق ہوتی ہے وہ یہ ہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اومن کان میتاً فاحییناہ وجعلنا لہ نوراً یمشی بہ فی الناس کمن مثلہ فی الظلمات لیس بخارج منھا (انعام ع ۲) کیا وہ شخص جو پہلے مردہ تھا۔ پھر ہم نے اسے زندہ کیا۔ اور اسے نور عطا فرمایا جس کی مدد سے وہ چلتا پھرتا ہے۔ اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے۔ جس کی حالت یہ ہے۔ کہ وہ ظلمات میں گھرا ہوا ہے۔ اور ان سے نکلنے کی اپنے اندر طاقت نہیں پاتا۔ اس جگہ جس شخص کو مردہ کہا گیا ہے۔ وہ جسمانی مردہ نہیں بلکہ روحانی مردہ ہے۔ جو کفر شرک اور بد اعمالی کی وجہ سے مردہ قرار دیا گیا ہے۔ ایسے شخص کو زندہ کرنے سے یہ مراد نہیں۔ کہ اسے قبر میں سے نکالا گیا ہے۔ بلکہ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے خود ہی تشریح فرما دی ہے۔ زندگی سے مراد اسے ایک ایسے نور کا دیا جانا ہے۔ جس کی مدد سے اس کی عقل تیز ہو جاتی ہے۔ اور وہ ٹھوکریں کھانے سے بچ جاتا ہے

دوسری جگہ اللہ تعالےٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے انک لا تسمع الموتیٰ ولا تسمع الصم الدعاء اذا ولوا مدبرین (پ ۲۰ سورۃ نمل) تو مردوں کو اپنی باتیں نہیں سنا سکتا۔ اور نہ بہروں کے کانوں میں وحی کے معارف ڈال سکتا ہے۔ ایسی حالت میں جبکہ وہ مردے اور بہرے پیٹھ پھیر کر تیری مجلس سے بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ ان تسمع الا من یومن بآیاتنا فھم مسلمون۔ تو انہی لوگوں کو اپنی باتیں سنا سکتا ہے۔ جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے۔ اور دل سے ان کو تسلیم کرتے ہیں۔ یہاں بھی موتیٰ کا لفظ ان کفار کے متعلق استعمال کیا گیا ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں سننے سے اعراض کرتے تھے۔

پھر مومنوں اور کفار کا مقابلہ کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ ایک مقام پر فرماتا ہے۔ وما یستوی الاعمیٰ والبصیر ولا الظلمات ولا النور ولا الظل ولا الحرور وما یستوی الاحیاء ولا الاموات۔ ان اللہ یسمع من یشاء وما انت بمسمع من فی القبور (پ ۲۲ سورۃ فاطر) اندھے اور بینا برابر نہیں ہو سکتے۔ نہ ظلمت اور نور ایک ہو سکتے ہیں۔ دھوپ اور سایہ جدا جدا چیزیں ہیں۔ اور مردوں اور زندوں کی آپس میں کوئی نسبت نہیں۔ اللہ تعالےٰ جسے چاہتا ہے اپنا کلام سننے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ تیری طاقت نہیں کہ تو ان لوگوں کو جو صدیوں سے قبروں میں پڑے ہوئے ہیں۔ خدا کا کلام سننے اور عمل کرنے کے لئے مجبور کر سکے۔ اس جگہ زندہ ان لوگوں کو قرار دیا گیا ہے۔ جو زندگی کا پانی یعنی خدا کا کلام اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اور مردہ ان لوگوں کو کہا گیا ہے۔ جو اس غذا سے محروم ہیں۔ جن کی آنکھیں ہیں مگر وہ دیکھتے نہیں۔ کان ہیں مگر وہ سنتے نہیں۔ دل ہیں مگر وہ سمجھتے نہیں۔ دھوپ میں جل رہے ہیں۔ کفر و شرک کے تپتے ہوئے ریگستانوں میں کھڑے ہیں۔ مگر اس درخت کی ٹھنڈی چھاؤں میں بیٹھنے کے لئے تیار نہیں ہوتے جو خدا نے دنیا میں قائم کیا۔ اور جس کی حفاظت کا اس نے آپ ذمہ لیا

قرآن کریم کی ان آیات سے ثابت ہے کہ قرآن نے مردوں کا لفظ استعارہ کے طور پر روحانی مردوں کے معنوں میں استعمال کیا ہے۔ اور یہی محاورہ پہلی کتب کا بھی ہے۔ اس محاورہ کے مطابق حضرت مسیح ناصری کے متعلق بتایا گیا ہے۔ کہ انہوں نے مردے زندہ کئے۔ یعنی گمراہوں کو راہ راست پر لائے۔ بے دینوں کو دین حنیف کا علمبردار بنایا۔ وہ دل جو خدا تعالےٰ کی محبت اور اس کے عشق سے خالی ہو چکے تھے۔ انہیں نور ایمان سے بھر دیا۔ اور انہیں زمین سے اٹھا کر آسمان روحانی کا بلند پرواز کبوتر بنا دیا۔ اور یہی کام ہر نبی کا ہوتا ہے۔ انبیاء کی بعثت درحقیقت اسی وقت ہوتی ہے۔ جب روحانی لحاظ سے یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ دنیا مر چکی ہوتی ہے۔ اور پوری طرح ظلمت کا دور دورہ ہوتا ہے ایسی حالت میں جس طرح قیامت کے دن خدا تعالےٰ صور اسرافیل پھونک کر تمام مردوں کو زندہ کر دے گا۔ اسی طرح وہ کسی نبی کو بھیج کر ایک قرنا پھونکتا ہے۔ جس سے مردوں کے جسموں میں زندگی کا خون دوڑنے لگتا ہے۔ ان کے ہاتھوں اور پاؤں میں حرکت شروع ہوتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ انہیں ایک نئی پیدائش حاصل ہو جاتی ہے یہ مردوں کو زندہ کرنے والے اللہ تعالےٰ کے انبیاء ہوتے ہیں۔ اور انہی معنوں میں حضرت مسیح ناصری کے متعلق کہا گیا ہے کہ انہوں نے مردے زندہ کئے مسلمانوں کا یہ خیال کرنا کہ حضرت مسیح ناصری نے جسمانی مردے زندہ کئے تھے۔ استعارات کو حقیقت پر محمول کر لینے کا نتیجہ اور قرآن کریم کے صریح خلاف عقیدہ ہے۔ رہا روحانی مردوں کا زندہ کرنا سو اس میں بھی حضرت مسیح ناصری کی کوئی

خصوصیت نہیں [illegible] حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ السلام [illegible] احسنت [illegible]

[illegible] الشان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نجات روحانی ہے یا جسمانی

ایک گزشتہ پرچہ میں نجات کے متعلق مختلف مذاہب کے عقائد بیان کر کے بتایا گیا ہے۔ کہ اسلام کے نزدیک نجات کا مفہوم کیا ہے۔ اس ضمن میں ایک نہایت اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ نجات روحانی ہے یا جسمانی۔ مگر اس سوال کی بناء دراصل ایک غلط فہمی ہے۔ عام طور پر سمجھا یہ جاتا ہے۔ کہ جسم اس چیز کا نام ہے۔ جو مرئی ہو۔ اور جو چیز نظر نہ آئے وہ روح ہے۔ مگر یہ تعریف صحیح نہیں جسم کا لفظ ایک نسبتی حقیقت ہے۔ اور اس کی تعریف یہ ہے کہ وہ شے جس میں اس سے الطف چیز رہتی ہو۔ اور جس کے بغیر وہ الطف چیز رہ نہ سکے۔ گویا جسم ایک برتن ہے۔ جس میں ایک الطف چیز رہتی ہے۔ اور وہ الطف چیز روح ہے۔ پس کوئی مخلوق روح جسم کے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اس لئے یہ سوال ہی غلط ہے کہ نجات یا عذاب روحانی ہے یا جسمانی۔ جو لوگ نجات یا عذاب کو صرف جسمانی کہتے ہیں وہ بھی غلطی پر ہیں۔ اور جو اسے صرف روحانی سمجھتے ہیں۔ وہ بھی غلطی پر ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے یہ اصول بیان فرما دیا ہے۔ کہ کوئی روح جسم کے بغیر رہ ہی نہیں سکتی۔ ہر چیز اپنے قیام کے بقاء کے لئے کسی اور چیز کی محتاج ہے۔ جو اس کے لئے بمنزلہ جسم ہے اور یہ قانون مخلوق سے کسی حالت میں بھی جدا نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی یہ کسی شرط سے مشروط ہے۔ پس موت کے بعد بھی انسان کا ایک جسم ہوگا۔ اور ایک روح ہوگی۔ اور عذاب یا نجات جسمانی و روحانی دونو طرح کے ہوں گے۔ ہاں جیسا کہ قرآن و حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ مرنے کے بعد یہ جسم نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ نعمائے جنت کے احساس کی اہلیت ہی نہیں رکھتا۔ اس لئے اسلامی تعلیم سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ قبر میں روح انسانی ترقی کرتے کرتے ایسا نشو و نما پیدا کریگی کہ اس میں سے ایک اور اعلےٰ جوہر پیدا ہوگا۔ جو اس روح کے لئے بمنزلہ روح ہو جائے گا۔ اور موجودہ روح اس کے لئے بمنزلہ جسم ہو جائے گی۔ یہ نیا جسم اور نئی روح جنت اور دوزخ کی نعماء یا عذابوں کو محسوس کرنے کے قابل ہونگے اسلام میں قبر کے لئے وہی الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ جو رحم مادر کے لئے ہوتے ہیں۔ اس لئے معلوم ہوا۔ کہ وہ بھی روح کے لئے رحم کے طور پر ہے۔ جس میں روح ترقی کرتی ہے۔ اور اس کو نیا جسم حاصل ہوتا ہے۔

اس سے ایک اور سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب یہ روح اور یہ جسم ہی نہ رہے بلکہ بدل گئے۔ تو پھر ان کو عذاب و ثواب دیئے جانے کے معنی ہی کیا ہوئے لیکن یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ تبدیلی محض شکلی ہے۔ ورنہ ان میں مشارکت باقی رہتی ہے۔ اس کو سمجھنے کے لئے اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ انسانی نطفہ میں وہ کیڑا جس سے بچہ بنتا ہے۔ خوردبین کے بغیر اس کا نظر آنا ممکن ہی نہیں لیکن اگر والدین میں سے کوئی سل کا مریض ہو۔ تو اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ سل کا اثر اس نطفہ کے چھوٹے سے کیڑے کے ذریعہ منتقل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح روح اور جسم جو نئی شکل اختیار کرتے ہیں۔ وہ بھی اپنے خاص حالات کو اس نئی شکل کی طرف منتقل کرتے جاتے ہیں۔

جدید تحقیقات یہ ہے۔ کہ جسم انسانی سات یا دس سال میں بدل جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود دیکھ لو۔ کہ انسانی شکل وہی رہتی ہے۔ اگر کوئی بدصورت ہے۔ تو یہ نہیں۔ کہ سات یا دس سال کے عرصہ میں وہ خوبصورت ہو جائے۔ یا۔ جو خوبصورت ہو۔ وہ بدصورت نہیں بن جاتا۔ تبدیلی ہوتی تو ضرور ہے۔ مگر اپنی خصوصیات کو قائم رکھتے ہوئے ایک ذرہ کو تبدیل کرنے کے لئے جو ذرہ آتا ہے۔ وہ اسی طرح جسم انسانی میں رکھا جاتا ہے۔ جس طرح اس کا پیشرو تھا یہی وجہ ہے۔ کہ اگر جسم پر کسی جگہ زخم وغیرہ کا کوئی نشان ہو۔ تو وہ اسی طرح قائم رہتا ہے۔ باوجود اس کے کہ جسم ایک تغیر کا شکار ہو چکا ہوتا ہے۔ اسی طرح روح بھی احساسات کا مادہ منتقل کرتی چلی جائے گی۔ اور جو بھی تغیرات ہوں گے۔ وہ پہلے احساسات کو قائم برقرار رکھتے جائیں گے۔ اور اس طرح روح وجسم کی شکل میں خواہ کتنی تبدیلی ہوتی جائے۔ وہ پہلے عذابوں یا نعماء کے بدستور مستحق رہیں گے۔ اور انہیں جو انعام یا سزا ملے گی۔ وہ انہی اعمال کا نتیجہ ہوگی۔ جو انہوں نے اس دنیا کی زندگی میں کئے۔ روح وجسم پر کئی تغیرات آئیں گے۔ مگر وہ اپنی اصلیت کو نہ کھوئیں گے۔ چیز وہی ہوگی۔ صرف ظاہری قالب اور چولا تبدیل ہوتا جائے گا۔

ایک اور سوال یہ ہے۔ کہ نجات عارضی ہے یا دائمی۔ اس کے متعلق مختلف مذاہب کے نقطہ ہائے نظر مختلف ہیں مسیحی۔ یہودی اور زرتشتی وغیرہ نجات کو دائمی مانتے ہیں۔ مگر ہندوؤں کے عقائد اس بارہ میں عجیب وغریب ہیں۔ پرانے خیالات کے ہندو تو یہ کہتے ہیں۔ کہ جب روحیں نجات پا جاتی ہیں۔ تو وہ الیشور میں مل جاتی ہیں۔ اور اس کے پیٹ میں داخل ہوتی جاتی ہیں۔ الیشور ایک لمبے عرصہ تک پڑا سوتا ہے۔ اور جب اٹھتا ہے تو اسے قے ہوتی ہے۔ اور جتنی روحیں اس وقت تک اس کے پیٹ میں جا چکی ہوتی ہیں۔ وہ سب کی سب باہر آ جاتی ہیں۔ اور پھر پیدائش کا چکر شروع ہو جاتا ہے۔

غور فرمائیے کس قدر گھنونا عقیدہ ہے۔ آریہ سماج نے ذرا اور ترقی کی۔ وہ اس طرح قے وغیرہ کے حصہ کو تو نہیں مانتے مگر کہتے یہی ہیں۔ کہ ایک لمبے عرصہ تک جب روحیں نجات یافتہ رہیں گی۔ تو پھر جنت سے نکال دی جائیں گی۔ ایشور ان کو نجات عطا کرنے سے قبل ان کا کوئی گناہ باقی رکھ چھوڑے گا۔ اور جب وہ کچھ عرصہ تک نجات یافتہ صورت میں رہ چکیں گی تو پھر اس گناہ سے فائدہ اٹھا کر انہیں جونوں کے چکر میں دھکیل دے گا۔ گویا اس طرح وہ گناہ بمصداق داشتہ آید بکار کا کام دے گا۔

قرآن کریم نے اس عقیدہ کو بہت وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا۔ اور بتایا ہے کہ الذین آمنوا وعملوا الصلحت فلهم اجر غير ممنون۔ کہ جو لوگ مومن ہیں۔ اور نیک اعمال کرتے ہیں۔ ان کو کبھی منقطع نہ ہونے والے انعامات ملیں گے گویا نجات دائمی ہے۔ نجات کا مضمون نہایت وسیع اور دلچسپ ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۳ء کے سالانہ جلسہ پر اسے نہایت شرح وبسط سے بیان فرمایا تھا۔ اور وہ کتابی صورت میں شائع ہو چکا ہے۔ دوست اسے پڑھ کر فائدہ اٹھائیں۔

مرکزی چندہ سے کسی کو قرض نہ دیا جائے

احباب اور جماعت ہائے مقامی کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حسب قاعدہ صدر انجمن مرکزی چندہ کی رقم میں سے سوائے ناظر یا افسر صیغہ کے جب کہ وہ دورہ پر ہوں۔ کسی اور کو قرض نہ دیا جائے۔ اگر کوئی جماعت یا عہدیدار بلا منظوری نظارت ہذا مندرجہ بالا استثنٰی کے علاوہ از خود خرچ کریگا۔ تو اسکی ذمہ داری خود اس پر ہوگی۔ اور وہ اس کیلئے جواب دہ ہوگا۔

ناظر بیت المال

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو اب ملتی نہیں اور ملتی ہے تو چھ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں۔

قیمت یکصد ترص ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک تازہ نشان

طوفانِ نوحؑ

اللہ تعالےٰ کے انبیاء جب دنیا میں مبعوث ہوتے ہیں۔ تو اپنے ساتھ دو قسم کے نشان لاتے ہیں۔ ایک وہ جو اللہ تعالےٰ کی رحمت اور برکت کو لے کر آتے ہیں اور دوسرے وہ جو اللہ تعالےٰ کے قہر اور غضب کا موجب ہوتے ہیں۔ اس اصل کو اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں یوں بیان فرمایا ہے:-

وما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین۔ کہ ہم اپنے رسولوں کو دو قسم کے نشانات دے کر بھیجتے ہیں۔ رحمت اور بشارت کے نشانات۔ اور خوف اور انذار کے نشانات۔ جو لوگ انبیاء کو قبول کر لیتے ہیں۔ اور اُن کی لائی ہوئی تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔ وہ رحمت کے نشانات سے متمتع ہوتے ہیں۔ لیکن جو اُن کی تکذیب اور تکفیر کرتے ہیں۔ وہ شوخی اور شرارت کے طریق کو اختیار کر کے قہری نشانات کے مورد بنتے ہیں۔

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ دو قسم کے نشانات لے کر مبعوث ہوئے ایک طرف جہاں آپ نے اپنے متبعین کے لئے بہت سے رحمت اور برکت کے نشانات ظاہر کئے اور آئندہ زمانہ کے متعلق بھی بہت سی مبشر پیشگوئیاں اُن کے حق میں کیں۔ وہاں دوسری طرف اپنے منکرین کے لئے متعدد ایسے نشانات بیان فرمائے۔ جو خدا تعالےٰ کے قہر اور غضب کو نازل کرنے والے ہیں۔ اور آئندہ زمانہ کے متعلق بھی آپ نے بعض منذر پیشگوئیاں کیں۔ چنانچہ اُن میں سے ایک نہایت ہی زبردست اور ہیبت ناک پیشگوئی یہ ہے کہ ایک زمانہ میں ایسی عالمگیر اور خطرناک جنگ ہوگی۔ جو یورپ اور ایشیا دونو کو بھسم کردیگی۔ اور اس کے ساتھ ہی نوحؑ کے زمانہ کے واقعات یعنی زبردست سیلاب اور طغیانی بپا ہوگی۔ اور لوگ اس قسم کے مصائب اور خطرات میں گھر جائیں گے۔ کہ اس کی نظیر اور مثال نہیں ہوگی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھیگی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانیوالی آفتیں ظاہر ہونگی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔"

اس کے بعد آپ فرماتے ہیں:-

"میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ **نوحؑ** کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو۔ تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ"

(حقیقۃ الوحی صـ ۲۵۷)

اس اقتباس سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں دنیا کو ایک خطرناک اور بہت بڑی جنگ سے آگاہ کیا ہے۔ وہاں اس زمانہ میں ہی نوحؑ کے زمانہ کے واقعات کے اعادہ کی پیشگوئی بھی فرمائی ہے۔ چنانچہ آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس کی یہ پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہو رہی ہے۔ ایک طرف ایسی عالمگیر لوحہ دنیا کو تہ و بالا کر دینے والی جنگ جاری ہے جس کی نظیر گذشتہ زمانہ میں نہیں پائی جاتی۔ اور دوسری طرف امسال سیلاب اور طغیانی نے وہ تباہی مچائی ہے۔ کہ الامان اور الحفیظ۔

اور جس طرح خدا کے برگزیدہ مسیحؑ نے فرمایا تھا کہ "نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔" بعینہٖ اسی طرح آج تمام ملک طغیانی اور سیلاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ اور اس کی تباہ کاریوں کو دیکھ کر لوگ بے ساختہ "طوفان نوحؑ" "طوفان نوحؑ" پکار رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار "دیر بھارت" مورخہ ۳۰ر اگست ۴۲ء میں پنڈت میلارام صاحب وفا کی ایک نظم "سیلاب کی تباہ کاریاں" کے عنوان سے شائع ہوئی ہے۔ جس میں کہتے ہیں:-

ہوا ہے بے طرح دنیا پہ نازل قہر یزدانی
ستم ڈھاتی ہوئی آتی ہے طغیانی پہ طغیانی

سُنی تھی داستانیں نوحؑ کے طوفان کی لیکن
کبھی دیکھی نہ تھی اس درجہ پانی کی فراوانی

ہوئے دیہات کے دیہات دریا بُرد کچھ ایسے
کہ ہر جانب نظر آتی ہے ویرانی ہی ویرانی

کاش! جسطرح لوگ اس طوفان نوحؑ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ دیکھ کر ہراساں ہو رہے ہیں۔ وہ اس کے موجبات پر بھی غور کریں۔ اور اس زمانہ کے مامور ربانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لا کر خدا کے قہری نشانات سے بچ جائیں۔ اور اس کی رحمت کے نشانات کے وارث بنیں۔ آمین۔

خاکسار ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل قادیان

گزیٹڈ آفیسرز کی ضرورت

انڈین آرمی آرڈیننس کور دہلی میں ۱۵۰۔ ایسے سولین گزیٹڈ آفیسرز کی ضرورت ہے۔ جن کی عمر ۲۳ سے ۴۶ سال کے درمیان ہو۔

یہ آسامیاں عارضی ہوں گی۔ اور صرف جنگ کے زمانہ تک ہونگی

(۱) بی۔ اے۔ بی ایس سی۔ یا بی۔ اے کامرس۔ (۲) اکونٹینٹی اور سٹور کیپنگ۔ (۳) اور تین سالہ تجربہ رکھنے والے (خواہ گورنمنٹ سروس سے یا کسی کاروباری فرم سے) درخواست کریں۔

تنخواہ ۳۴۰ — ۲۰ — ۵۰۰ ہوگی۔ مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے سکرٹری پبلک سروس کمشن دہلی کو درخواست کریں۔

فارم درخواست بھی اسی دفتر سے مل سکیگا۔

درخواستیں ۱۲ر ستمبر ۱۹۴۲ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

ناظر امور عامہ

الفضل کا چندہ ارسال کرنیوالے اصحاب

الفضل پر روزانہ واضح طور پر لکھا جاتا ہے۔ کہ ترسیل زر بنام "منیجر الفضل قادیان" ہو لیکن پھر بھی بعض دوست اس کی پابندی نہیں فرماتے۔ احباب سے خاص طور پر گزارش ہے کہ منی آرڈر فارم پر سوائے "منیجر الفضل قادیان" کے اور کچھ نہ لکھنا چاہیئے۔

خاکسار منیجر "الفضل"

آپ کو لڑکے کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا ۹۹ فیصدی مجرب نسخہ۔ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی ہوتی ہوں۔ ان کو حمل کے پہلے مہینہ سے فضل الٰہی دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت ۱۵ روپے مکمل کورس۔ مناسب ہوگا۔ کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں جن کا نام

ہمدرد نسواں

ہے۔ دی جائیں۔ تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

وی پی وصول کرنا اخلاقی فرض ہے — اس فرض کی ادائیگی سے کوتاہی نہ فرمائیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اطفال احمدیہ کا آیندہ امتحان ۲۳ اکتوبر کو ہوگا

احمدی بچوں کو جب تک اس امر کا علم نہ ہو کہ انہیں اپنے اندر کس قسم کے اخلاق پیدا کرنے چاہئیں۔ اُسوقت تک وہ صحیح معنوں میں احمدی نہیں ہو سکتے۔ اور انہیں یہ معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ احمدی اخلاق کیسے ہونے چاہئیں۔ اور یہ کہ انہیں زندگی کس رنگ میں ڈھالنی چاہیئے۔ جب تک وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ نہ کریں۔ پس ہر احمدی بچے کا فرض ہے۔ کہ وہ سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کرتا رہے۔ بچوں میں یہی شوق پیدا کرنے کیلئے شعبہ اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے چھوٹی چھوٹی کتب سلسلہ کے امتحانات کا انتظام کیا جاتا ہے۔ آئیندہ امتحان انشاء اللہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۲ء کو ہوگا۔ جس کیلئے "دس شرائط بیعت" اور "حدیث النبیؐ" بطور نصاب مقرر ہیں۔ احمدی بچوں کو چاہیئے۔ کہ اس امتحان میں شمولیت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور اپنے نام بمعہ ایک پیسہ فی کس فیس دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان میں بھجوا دیں۔ "حدیث النبیؐ" مینجر صاحب بکڈپو تالیف واشاعت قادیان سے پونے تین آنے کے ٹکٹ بھیجنے سے مل سکتی ہے اور "شرائط بیعت" مربیان اطفال و دیگر عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ سے دریافت کی جا سکتی ہیں۔ خاکسار محبوب عالم خالد مہتمم اطفال

آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خانصاحب

کے۔ سی۔ ایس۔ آئی

انڈین ایجنٹ جنرل متعینہ چین تحریر فرماتے ہیں میرے بائیں بازو کا پھوڑا جو میں نے آپ کو دکھایا تھا۔ مجھے پچھلے دو سال سے تکلیف دے رہا تھا میں نے اس پر کئی ایک دوائیں برتیں لیکن سب بیفائدہ ہیں۔ بمسرت کہتا ہوں کہ دلروز کی دو چھوٹی شیشیوں نے اس کو بالکل اچھا کر دیا جس کیلئے میں آپکا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (ترجمہ از انگریزی)

دلروز بغیر اپریشن ڈریسنگ اور نہانے کی ممانعت کے ہر قسم کے پھوڑے پھنسی، ناسور، خنازیر، بھگندر، رسولی، گلٹی، چنبل، داد، چنبل، مہاسہ کو ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کر دیتی ہے قیمت ۸/ عہ ۱/ ۸/
حکیم طاہر الدین اینڈ سنز نیڈر زیور روڈ لاہور

چندہ اشاعت اسلام

جن احباب کو سیونگ بنک یا عام بنکوں میں روپیہ رکھنے سے یا کسی اور ذریعہ سے سود کا روپیہ حاصل ہوتا ہے۔ انکی یاد دہانی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ از روئے فتویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسی رقوم بلا توقف صدر انجمن احمدیہ کی مد اشاعت اسلام میں بھجوانی چاہئیں۔ اس لئے ایسا روپیہ جہاں تک ہو سکے جلد مرکز میں بھجوانا چاہیئے۔ ایسی رقوم کو اپنے طور پر خرچ کرنے کی ممانعت ہے۔ مہتمم نشر و اشاعت

ضروری تصحیح

میں نے اپنے مضمون بعنوان "چائے۔ کافی کوکو" میں ایک لفظ Tennine ٹےنین استعمال کیا تھا۔ مگر وہ غلط طبع ہوا ہے۔ یہاں انگریزی لفظ اور اس کا اردو تلفظ دوبارہ درج کیا جاتا ہے۔ طبیب عجائب گھر قادیان

اٹھرا ایک دردناک دکھ ہے

بچہ کے بعد بچہ پیدا ہونا اور مرتے جانا ایک عذاب ہے اس کا دکھ وہ ماں ہی جانتی ہے۔ جو نو ماہ کی تکلیف کے بعد چند دن کی خوشی دیکھنے نہیں پاتی۔ کہ اسکا بچہ اس سے جُدا ہو جاتا ہے۔ اس عذاب سے بچنے کا روحانی علاج دعا ہے اور جسمانی علاج

ہمدرد نسواں

جو نوے فیصدی سے بھی زیادہ مریضوں کو فائدہ پہنچاتا ہے حمل کیساتھ ہی اس کا استعمال ضروری ہے حمل اور دودھ پلانے تک کی پوری خوراک گیارہ تولے قیمت گیارہ روپے۔ آج ہی خرید لیں۔ تاکہ وقت پر دوا ملے اور فائدہ یقینی ہو۔

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

وصیت

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کرے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۲۴۴:۔ منکہ محمد بی بی بیوہ میاں شیر محمد صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ امور خانہ داری عمر تقریباً ۷۰ سال ساکن موضع بھیرو ضلع حال قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ظہور ۱۳۲۱ ہش (اگست ۱۹۴۲ء) حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد مہر بکصد روپیہ کے اور کوئی نہیں میں اس رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ یہ رقم میں انشاء اللہ اپنی زندگی میں ادا کرنے کی کوشش کروں گی۔ اگر خدا نخواستہ میں یہ رقم ادا نہ کر سکوں۔ تو میرے بھانجے قریشی محمد عبداللہ صاحب اس رقم کی ادائیگی کے ذمہ دار ہوں گے۔ اس کے علاوہ میری اسوقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اگر میری وفات کے بعد میری اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہوگی۔ الامۃ محمد بی بی (نشان انگوٹھا)

گواہ شد:۔ شیخ محمد قریشی بقلم خود سکرٹری وصایا حلقہ مسجد اقصیٰ ۲۱/۸/۴۲

گواہ شد:۔ قریشی محمد عبداللہ بقلم خود حلقہ مسجد اقصیٰ قادیان ۲۱/۸/۴۲

دواخانہ نور الدینؓ قادیان کی مشہور دوائیں

(۱)	صندلین	کچی خون کو دور کرنے کے لئے نیز جلدی امراض کیلئے مجرب ہے	قیمت یک صد قرص	۱—۱۲—۱ روپے آنے
			" نصف "	۱—۰
(۲)	اکسیر معدہ	بدہضمی۔ نفخ۔ کھٹے ڈکار۔ بھوک کم لگنا وغیرہ امراض کیلئے مفید ہے	قیمت یک صد قرص	۱—۱۲
			" نصف "	۱—۰
(۳)	قرص خاص	امراض مخصوصہ کیلئے ازحد مجرب و مفید ہے	قیمت ۵۰ قرص	۲—۰
(۴)	اکسیر سیلان الرحم	پون۔ لیکوریا یا سفید پانی کیلئے اکسیر ہے	قیمت فی شیشی	۳—۰
(۵)	نور منجن	دانتوں کی بیماریوں کے لئے نہایت مفید ہے	قیمت فی شیشی دو اونس	۸—۰
			" ایک "	۵—۰
(۶)	تریاق اٹھرا	مرض اٹھرا کے لئے مکمل کورس گیارہ تولہ	یکمشت فی تولہ	۱—۰
			الگ متفرق "	۱—۴
(۷)	سرمہ مبارک	گکروں۔ آشوب۔ زخم وغیرہ کے لئے مفید ہے۔	قیمت فی تولہ	۲—۸
			" ۳ ماشہ	۱۲—۰
(۸)	رفیق نسواں	حیض کی تکلیف اور کمی کا حکمی علاج	قیمت یک صد قرص	۳—۱۲
			" پچاس "	۲—۰
(۹)	عنبرین	طاقت کی بے نظیر دوا	قیمت پانچ تولہ	۴—۰
(۱۰)	اکسیر کھانسی	کھانسی کے لئے مجرب دوا ہے	قیمت پچاس قرص	۱—۰
(۱۱)	دوائی نعمت الٰہی	اولاد نرینہ کیلئے مجرب نسخہ	قیمت مکمل کورس دس روپے صرف	۱۰—۰

منگوانے کا پتہ:۔ **دواخانہ نور الدینؓ قادیان**

میک ورکس کے تیار کردہ

ہیٹر بجلی سے آٹھ منٹ میں ایک چائے دانی تیار کر دیتا ہے

میک لائٹ رات کے وقت مدھم روشنی کیلئے بہترین ایجاد ہے

میک ورکس قادیان B.37

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ماسکو ۶ ستمبر۔ رائٹر کے سپیشل نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ سٹالن گراڈ کے سامنے صورتِ حالات سخت تشویشناک ہے۔ اس وقت تک جرمنوں کو زبردست نقصان پہنچایا گیا ہے۔ مگر اس کے باوجود دشمن کے دباؤ پر اثر نہیں ہوا۔ جو تمام مورچوں پر جاری ہے جنوب مغرب میں بالخصوص زیادہ زور ہے۔ جہاں شہر کے دروازہ پر گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ روسی فوجیں دشمن کے ٹینکوں اور پیدل فوجوں کا جو شہر میں گھسنے کے لئے سخت کوشش کر رہی ہیں۔ جم کر مقابلہ کر رہی ہیں۔ نوووارسک کے شمال مغرب میں بھی دشمن کی بڑی فوجوں سے لڑائی جاری ہے۔

قاہرہ ۶ ستمبر۔ مسٹر وینڈل ولکی نے آج مصر کے محاذِ جنگ کا دورہ کیا۔ آپ کے ساتھ جنرل منٹگمری اور امریکن ملٹری مشن کے لیڈر بھی تھے۔

نئی دہلی ۶ ستمبر۔ فضائی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ رائل ایئر فورس نے کل اکیاب پر حملہ کیا۔ نشان زدہ علاقہ پر بم پھٹے۔ ایک بمبار ہوائی جہاز نے برما کے ساحل پر دو جنوب میں بم گرائے۔ ٹونگی کے قریب ایک اہم سڑک پر بھی بم گرائے گئے۔

لنڈن ۶ ستمبر۔ ٹرکی کے جرنلسٹوں کا ایک وفد جرمنی کا دورہ کرنے گیا تھا۔ اس نے بتایا کہ جرمنی کے وزیر پراپیگنڈا ڈاکٹر گوئبلز نے بھی ان سے ملاقات کی جس میں کہا۔ کہ جرمنی نے سارے روس کو جس میں سائبیریا بھی شامل ہے فتح کرنے کا کبھی ارادہ نہیں کیا۔ ہم صرف روس کو جرمنی کے لئے بے ضرر بنا دینا چاہتے ہیں۔ یہ مقصد آئندہ سردیوں سے پہلے حاصل کر لیا جائے گا۔ اور اس وقت تک روس بطور ایک خطرناک طاقت کے بالکل ختم ہو جائے گا ڈاکٹر گوئبلز نے مزید کہا۔ کہ یورپ پر اتحادیوں کے حملہ کا کوئی امکان نہیں۔ تاہم جرمنی ان کا استقبال کرنے کے لئے بالکل تیار ہے۔

نیویارک ۶ ستمبر۔ فیڈرل بیورو نے اعلان کیا ہے۔ کہ نیویارک کے علاقہ میں پولیس نے چھاپے مار کر دشمن ممالک کے ۱۳۲ اشخاص کو پکڑ لیا ہے۔ جب سے امریکہ جنگ میں شامل ہوا ہے۔ دشمن اشخاص پر یہ دوسرا چھاپہ ہے۔ نئے پکڑے ہوئے اشخاص ۱۰۷ جرمن ۳۰ عورتیں۔ ۱۱ اطالوی۔ اور ۱۵ جاپانی ہیں۔ پرل ہاربر پر حملہ کے بعد دشمن کے ۱۴۰۰۰ اشخاص حراست میں لئے جا چکے ہیں۔

بمبئی ۵ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جاپانی فوجوں نے لانچی پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ یہ چکیانگ کے محاذ پر ایک اہم شہر ہے

چینی فوجوں نے شہر پر حملہ کر دیا ہے۔ اور وہ شہر کے نزدیک ترین مورچوں میں داخل ہو گئی ہیں۔

قاہرہ ۶ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آج بھی جنرل رومیل کی فوجیں آہستہ آہستہ مغرب کی طرف حرکت کرتی رہیں۔ تین اطالوی ہوائی جہازوں کو رائل ایئر فورس کے جہازوں نے اسکندریہ کے قریب سمندر میں گرا دیا۔ دشمن پر برطانوی فوجیں برابر سخت دباؤ ڈال رہی ہیں۔

پٹنہ ۶ ستمبر۔ بہار گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہیرو پور ضلع مظفرپور میں فوجیوں پر ایک ہجوم نے حملہ کر دیا جس پر انہیں گولی چلانی پڑی۔ آٹھ اشخاص گولیوں سے ہلاک ہو گئے۔ ایک ہجوم نے سرسہ میں سب ڈویژنل افسر کے دفتر پر حملہ کر دیا۔ ہجوم بندوقوں کے علاوہ چاقوؤں۔ نیزوں۔ کلہاڑیوں اور دوسرے ہتھیاروں سے مسلح تھا۔ اس پر بھی گولی چلائی گئی۔ جس سے تین اشخاص ہلاک اور سات مجروح ہوئے۔ بمبئی میں چھ ستمبر کو کانگرسیوں نے جلوس نکالنے کی کوشش کی۔ جس سے پھر گڑبڑ پیدا ہو گئی۔ پولیس کو شہر کے جنوبی حصہ کی تین مختلف جگہوں پر گولی چلانی پڑی۔ جلوس کو لاٹھی چارج سے منتشر کر دیا گیا۔ جس سے بارہ اشخاص کو ضربات آئیں۔ ایک درجن اشخاص گرفتار کر لئے گئے منتشر ہونے کے بعد لوگ پھر مختلف جگہوں میں اکٹھے ہو گئے۔ اور انہوں نے ٹراموں اور ٹریفک بسوں کو روک لیا۔ اور پتھر پھینکے ایک بس کو آگ لگانے کی کوشش کی۔ پولیس کو پھر گولی چلا کر ہجوم منتشر کرنا پڑا۔ آنسو رلانے والی گیس کا بھی استعمال کیا گیا۔

مدراس ۶ ستمبر۔ مدراس گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ایک تحصیلدار کے مکان کو لوگوں نے آگ لگا دی۔ اور اناج لوٹ لیا۔ ایک میونسپل سکول کو جلا دیا گیا۔ ضلع کوئمبٹور میں ایک سرکاری دکان کو آگ لگا دی گئی۔

امرتسر ۶ ستمبر۔ ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی ورکنگ پریذیڈنٹ ہندو مہاسبھا آج یہاں پہونچے اور مختلف لیڈروں سے موجودہ سیاسی ڈیڈ لاک کو دور کرنے کے لئے ملاقاتیں کرتے رہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ڈیڈ لاک کو ختم کرنے کے لئے آئندہ ہفتہ دہلی اہم سیاسی سرگرمیوں کا مرکز بننے والا ہے۔ سر تیج بہادر سپرو اور مختلف صوبوں کے وزیر اعظم بھی پہنچ رہے ہیں ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی کو امید ہے کہ وائسرائے انہیں گاندھی جی اور دوسری کانگرسی لیڈروں سے ملاقات کی اجازت دیدیں گے

لنڈن ۶ ستمبر۔ "نیوز کرانیکل" لکھتا ہے کہ لنڈن میں اس قسم کی کوئی اطلاع نہیں۔ کہ جاپانی وزراء میں شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ گو محوری ملکوں کی خواہش ہے۔ کہ جاپان روس پر حملہ کر دے۔ لیکن اب سال کا بہت سا حصہ گزر جانے پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ غالباً وہ روس پر حملہ نہیں کرے گا۔

کلکتہ ۶ ستمبر۔ مظاہرین نے کل رات ٹراموے ٹرالیوں کو کاٹنے کی دو دفعہ کوشش کی۔ ایک دفعہ مظاہرین نے ٹرالی کی تار کھینچ کر بتیاں گل کر دیں اور ٹرام کار چلانے والے کا تھیلہ چھین لیا۔ جس میں ٹکٹیں اور کیش تھا۔ شبراکھلی (ہگلی) میں مظاہرین نے سب پوسٹ آفس پر حملہ کیا۔ لیٹر بکس کو توڑ دیا اور تمام خطوں اور دوسرے کاغذات کو تباہ کر دیا۔

نئی دہلی ۶ ستمبر۔ سرکاری افسر اور کلرک ۱۰ اکتوبر سے شملہ سے دہلی روانہ ہونے شروع ہو جائیں گے

لنڈن ۶ ستمبر۔ آنے والی سردیوں میں انگلستان میں سڑکوں اور ریلوے پر لوگوں کے لئے سفر پر مزید پابندیاں عاید کر دی جائیں گی۔ تاکہ فوجی اور دوسری ضروری ٹریفک میں رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ اور کوئلہ و پٹرول کی بچت ہو۔

واشنگٹن ۶ ستمبر۔ ایک جرمن بمبار نے ۵ ستمبر کو آئس لینڈ کے رقبہ پر بمباری کی۔ جس سے چار بچے زخمی ہوئے۔ کوئی موت واقع نہیں ہوئی۔

لنڈن ۶ ستمبر۔ امریکہ کے ہوائی جہازوں نے مقبوضہ فرانس میں جہازی اڈوں پر بمباری کی۔ جس سے کئی جگہ آگ لگ گئی۔ چھ ہوائی جہاز واپس نہیں آئے۔

پشاور ۶ ستمبر۔ طہران ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ حکومت ایران نے روس میں جو نیا سفیر مقرر کیا ہے وہ روس کے دارالحکومت میں پہنچ گیا ہے۔ ایرانی وزیر اعظم نے برطانوی سفیر سے ۲ ستمبر کو ملاقات کی۔

چنگکنگ ۶ ستمبر۔ چینی اخبار ٹاکنگ پاؤ نے لکھا ہے۔ کہ جزائر سالومن میں لڑائی جس قدر لمبی ہو گی اتنا ہی اتحادیوں کو فائدہ ہو گا۔ اتحادیوں کے اس اقدام نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ امریکن سپاہی قربانیوں سے نہیں گھبراتے۔ امریکنوں کی اس علاقہ میں بحری کامیابیاں قابل داد ہیں۔ جاپان کو بہت زیادہ نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔

نئی دہلی ۶ ستمبر۔ مسٹر ایم۔ ایس اینے کے ہاں آج دوپہر کے وقت غیر رسمی کانفرنس ہوئی نیشنلسٹ اسمبلی کے کچھ ممبر بھی اس میں شامل تھے۔ چونکہ انہوں نے ان کے مکان پر پکٹنگ کی خدشہ تھا کہ پکٹنگ کی وجہ سے کانفرنس نہیں ہو سکے گی۔ مگر مسٹر اینے نے خود پکٹوں سے بات چیت کی۔ اور جب وہ ان سے گفتگو کر رہے تھے کانفرنس میں شامل ہونے والے ممبر کمرہ میں داخل ہو گئے۔ مسٹر سرکار کے مکان پر بھی پکٹنگ کی گئی مگر کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

ماسکو ۷ ستمبر۔ آج دوپہر کے روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کل رات دشمن سٹالن گراڈ کے کسی حصہ میں آگے نہیں بڑھ سکا۔ تاہم لڑائی کا زور زیادہ سے زیادہ بڑھتا جا رہا ہے۔ ڈیڑھ ہزار جرمن جھپٹنے اور بمبار جہاز روسی مورچوں پر حملے کر کے انہیں توڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جرمن اس غرض کے لئے زیادہ سے زیادہ ٹینکوں سے کام لے رہے ہیں۔ اور انہیں برابر کمک پہنچ رہی ہے سٹالن گراڈ کے جنوب مغرب میں لڑائی کا زیادہ زور ہے۔ کل رات جرمن ٹینک روسی مورچوں میں گھس آئے۔ مگر روسیوں نے پھر انہیں تتر بتر کر دیا شمال مغرب میں مارشل ٹموشنکو کی فوجوں کی حالت اب بہتر ہو گئی ہے اور وہ زیادہ سے زیادہ جوابی حملے کر رہی ہیں۔ ایک اور علاقہ میں جرمن پیدل فوج کی دو کمپنیوں کا بالکل صفایا کر دیا گیا۔ جرمنوں نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ انہوں نے نوورسک پر قبضہ کر لیا ہے۔ مگر آج کے روسی اعلان میں اس خبر کا جھوٹ سچ ظاہر نہیں کیا گیا۔ صرف اتنا بتایا گیا ہے۔ کہ جرمنوں نے جتنے حملے کئے۔ ان کا موہنہ توڑ جواب دیا گیا ہے۔ روسی مضبوطی سے اپنے مورچوں پر جمے ہوئے ہیں۔

قاہرہ ۷ ستمبر۔ جنرل رومیل کی فوجیں مغرب کی طرف اور زیادہ پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ ہمارے پیدل اور موٹر سوار دستے دشمن کی فوجوں کو برابر پریشان کر رہے ہیں۔ کل لڑائی کے میدان میں دشمن نے ہوائی سرگرمی زیادہ دکھائی۔

لنڈن ۷ ستمبر۔ انگریزی بمبار کل رات روہر پر جا دھمکے۔ اور انہوں نے بموں کا موسلا دھار مینہ برسا دیا۔ اس حملہ کے بعد ہمارے آٹھ ہوائی جہاز واپس نہیں آئے۔

لنڈن ۷ ستمبر۔ کل دن کے وقت امریکن بمباروں نے شمالی فرانس پر حملے کئے۔ ایک ہوائی جہاز بنانے والی فیکٹری کو بھی بموں کا نشانہ بنایا گیا۔

کلکتہ ۶ ستمبر۔ حکومت بنگال کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ مقامی افسروں کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ریلوں سڑکوں اور ٹیلیگراف و ٹیلیفون کی تاروں کی حفاظت کی ذمہ داری اس علاقہ کے باشندوں پر ڈالیں۔ جن میں سے وہ گزرتی ہیں۔ اور اگر ان علاقوں میں کوئی واقعہ ہو۔ تو دیہاتیوں پر مجموعی جرمانہ کیا جائے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی